حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ

آپ کا اسم گرامی علی بن احمد اور کنیت ابوالحسن ہے۔سلوک میں آپ کی تربیت حضرت بایزید بسطامی کی روحانیت سے ہوئی۔کیونکہ آپ کی ولادت سلطان العارفین کی وفات کے بعد ہے۔

مقام ومرتبہ:

شیخ ابوالحسن سلطان المشائخ اوراوتادوابدال کے قطب اوراہل طریقت وحقیقت کے پیشوا تھے۔ہمیشہ ریاضت ومجاہدہ میں مشغول اور حضورومشاہدہ میں مستغرق رہے تھے۔

شیخ ابوالعاصؒ نے فرمایا:

ہمارے بعد ہمارا بازار خرقانی سنبھالیں گے چنانچہ ایسا ہی وقوع ہوا۔استاد ابوالقاسم قشیری کا بیان ہے کہ: میں جب خرقان میں داخل ہوا تو پیرخرقانی کی دہشت سے میری ریاضت وعبادت جاتی رہی۔میں نے خیال کیا کہ میں اپنی ولایت سے معزول ہوگیا۔

انکساری:

ایک روز آپ بہت سے درویشوں کے ساتھ خانقاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور سات دن سے کچھ نہ کھایا تھا۔ایک شخص آٹے کی بوری اور ایک بکری لے کر حاضر خدمت ہوا۔

اس نے آواز دی کہ میں یہ صوفیوں کے لئے لایا ہوں۔آپ نے درویشوں سے فرمایا کہ تم میں سے جو صوفی ہو وہ لے لے مجھ میں تم جرات نہیں کہ تصوف کا دعویٰ کروں۔یہ سن کر کسی نے نہ لیا اور وہ شخص واپس لے گیا۔

سومنات کی فتح:

سلطان محمود غزنی نے حضرت شیخ کی زیارت کا ارادہ کیا۔جب خرقان پہنچا تو پیغام بھیجا کہ سلطان غزنی سے آپ کی زیارت کیلئے آیا ہے اور قاصد سے کہہ دیا کہ اگر شیخ انکار کریں تو یہ آیت پڑھنا۔

''اے ایمان والوں حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے''

قاصد نے پیغام دیا۔شیخ نے انکار کر دیا اور آیت کے سننے پر کہا: مجھے معذور ہی رکھیے اور محمود سے کہہ دیجئے کہ میں اطیعواللہ میں ایسا غرق ہوں کہ اطیعوالرسول سے بھی شرمندہ ہوں۔

جب سلطان محمود نے یہ ماجرہ سنا تو کہا۔اٹھو چلو یہ شخص ایسا نہیں جیسا ہم نے گمان کیا تھا۔بس اپنے کپڑے ایاز کو پہنائے اور دس لونڈیوں کو غلاموں کا لباس پہنا کر خود ایاز ہو گیا۔اور امتحان کیلئے شیخ کی خانقاہ کا قصد کیا۔

جب سب نے حاضر خدمت ہو کر سلام کیا تو شیخ نے جواب دیا لیکن تعظیم کیلئے نہ اٹھے پھر سلطان محمود کی طرف متوجہ ہوئے اور ایاز کی طرف نگاہ نہ کی۔محمود نے کہا کہ آپ سلطان کی تعظیم کیلئے نہیں اٹھے۔پھر شیخ نے محمود کا ہاتھ پکڑ کر کہا آگے آؤ تم مقدم ہو۔پس سلطان محمود بیٹھ گیا اور عرض کیا مجھے کچھ ارشاد فرمائیے۔

شیخ نے کہا نامحرموں کو نکال دو۔اس نے ارشارہ کر کے لونڈیوں کو باہر بھیج دیا۔

بعد ازاں عرض کیا مجھے بایزید کی کوئی حکایت سنائیے۔

شیخ نے فرمایا: بایزید نے یوں فرمایا:''جس نے مجھے دیکھا وہ رقم شقاوت سے محفوظ ہو گیا''۔

محمود نے کہا پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کا مرتبہ تو بایزید سے بہت اعلیٰ ہے پھر ابوجہل وابولہب حضور ﷺ کو دیکھ کر بھی شقی رہے۔

شیخ نے فرمایا:

''اے محمود ادب کو ملحوظ رکھ اور اپنی بساط سے پاؤں باہر نہ رکھ۔حضرت محمد ﷺ کو سوائے صحابہ کرام کے کسی نے نہیں دیکھا جس کی دلیل یہ ہے''

''اور تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ چشم ظاہر سے تیری طرف دیکھتے ہیں۔حالانکہ چشم بصیرت سے تجھے نہیں دیکھتے''

جاتے ہوئے سلطان نے کہا مجھے اپنی کوئی یادگار عطا فرمائیے۔شیخ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا:

جب سومنات پر چڑھائی کی اور شکست کھانے لگا تو اضطراب کی حالت میں ایک گوشہ میں اترا۔اور پیرہنِ شیخ کو ہاتھ میں لے کر پیشانی زمین پر رکھ کر یوں دعا کی''خدایا اس خرقہ کی آبرو کے صدقہ مجھے ان کافروں پر فتح دے میں یہاں سے جو غنیمت لوں گا درویشوں کو دونگا''۔

ناگاہ کفار کی طرف سے رعد وظلمت ایسی نمودار ہوئی کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تہ تیغ کیا۔اس طرح لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

اسی رات محمود نے حضرت شیخ کو خواب میں دیکھا جو فرما رہے ہیں کہ۔

''اے محمود تو نے ہمارے خرقہ کی آبرو ضائع کر دی۔اگر تو اس وقت دعا کرتا کہ تمام کفار مسلمان ہو جائیں تو سب مسلمان ہو جاتے''

وصال مبارک:

جب آپ کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو وصیت کی کہ میری قبر تیس گز گہری کھودنا تا کہ بابا یزیدؒ کی قبر سے اونچی نہ رہے۔چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

آپ کا وصال خرقان میں عاشورہ کے دن سسنہ ھ۴۲۵ میں ہوا مشہور ہے کہ آپ نے فرمایا تھا ''جو شخص میرے مزار کے پتھر ہاتھ رکھ کر دعا مانگے گا وہ قبول ہو جائے گی''۔ یہ بات تجربہ میں بھی آ چکی ہے۔

ارشادات عالیہ

۱۔ایک دن آپ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ کونسی چیز بہتر ہے انہوں نے عرض کی کہ آپ ہی فرمائیے۔فرمایا وہ دل جس میں خدا کی یاد ہو۔

۲۔آپ سے پوچھا گیا۔اخلاق کیا ہے۔فرمایا جو کچھ تو خدا کے واسطے کرتا ہے اخلاق ہے جو بندوں کے واسطے کرتا ہے ریا ہے۔

۳۔دردطلب کر یہاں تک کہ تیری آنکھ سے آنسو نکل پڑے کیونکہ خدا تعالیٰ رونے والوں کو رکھتا ہے۔

۴۔میں نے عافیت تنہائی میں پائی اور سلامتی خاموشی میں۔

۵۔تین مقام پر فرشتے اولیاء سے زیادہ خوف کھاتے ہیں۔ایک موت کا فرشتہ ان کی جان نکالنے کے وقت۔دوسرے کراما کاتبین ان کے عمل لکھنے کے وقت۔تیسرے منکر نکیر ان کے سوال کے وقت۔